

سپریم کورٹ رپورٹس (1997) SUPP. 6 ایس سی آر

شری مہارون اور دیگران

بنام

شری مہارون و شام کساری اور دیگر

2 دسمبر 1997

(ڈاکٹر اے۔ ایس۔ آنند اور کے۔ وینکٹا سوامی، جسٹسز)

ایم۔ پی۔ رہائش کنٹرول ایکٹ، 1976 دفعہ 129 (ایف)۔

کرایہ پر قابو اور بے دخلی۔ مکان مالک کی حقیقی ضرورت۔ مکان مالک نے بے دخلی کے لیے ایک نوٹس جاری کیا جس میں کہا گیا تھا کہ اس کے شوہر کے دفتر کے لیے احاطے کی ضرورت ہے، جو ایک پریکٹس کرنے والا وکیل ہے۔ اس بنیاد پر کوئی مقدمہ دائر نہیں کیا گیا۔ دوسرا نوٹس جاری کیا گیا جس میں کہا گیا تھا کہ کچڑے کے کاروبار کے لیے احاطے کی ضرورت ہے۔ دوبارہ کوئی مقدمہ دائر نہیں کیا گیا۔ تیسرا نوٹس دوسرے نوٹس میں بیان کردہ بنیاد کو دہراتے ہوئے جاری کیا گیا۔ اس نوٹس کی بنیاد پر مقدمہ دائر کیا گیا۔ منعقد: مقدمے سے پہلے کے نوٹس میں بیان کردہ بنیاد ہی مسئلے کا فیصلہ کرنے کے لیے متعلقہ ہے۔ پہلے نوٹس میں بیان کردہ بنیاد مکان مالک کی حقیقی ضرورت کا فیصلہ کرنے کے لیے متعلقہ نہیں ہے۔ پہلی اپیل عدالت اس حقیقت کو مناسب اہمیت دینے میں ناکام رہی کہ مکان مالک نے پہلے دو مواقع پر جاری کردہ نوٹس کے مطابق بے دخلی کے لیے مقدمہ دائر کرنے کے لیے کوئی قدم نہیں اٹھایا۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 دفعہ 100۔

پہلی ایپیلٹ عدالت - عدالت عالیہ کے ذریعے مداخلت کا فیصلہ - دوسری ایپیل میں - پہلی ایپیلٹ عدالت نے اس معاملے پر نتیجہ اخذ کرنے کے لیے ضروری دستاویزات کو مدنظر رکھے بغیر ٹرائل کورٹ کے فیصلے کو پلٹ دیا - منعقد: عدالت عالیہ نے پہلی ایپیلٹ عدالت کے فیصلے میں مداخلت کا جواز پیش کیا۔

مدعا علیہ - مکان مالک نے اپنے کرایہ دار کو ایک نوٹس جاری کیا جس میں کرایہ داری کو ختم کرتے ہوئے کہا گیا کہ دعویٰ کا احاطہ، ایک غیر رہائشی، اسے اپنے شوہر کے دفتر کے طور پر استعمال کرنے کے لیے ضروری تھا، جو ایک پریکٹس کرنے والا وکیل ہے۔ تاہم مذکورہ نوٹس کے مطابق کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ مدعا علیہ نے دوسرا نوٹس جاری کیا جس میں کہا گیا تھا کہ دعویٰ کا احاطہ اس کے کپڑے کے کاروبار کے لیے ضروری تھا جسے وہ شروع کرنا چاہتی تھی۔ یہاں تک کہ دوسرے نوٹس کی بنیاد پر بھی مدعا علیہ - مکان مالک نے کوئی کارروائی نہیں کی۔ تیسرا نوٹس بھی مدعا علیہ کی طرف سے دوسرے نوٹس میں موجود اسی بنیاد کو دہراتے ہوئے جاری کیا گیا تھا۔ اس بار مکان مالک نے تیسرے نوٹس کی بنیاد پر بے دخلی کا مقدمہ دائر کیا۔

مقدمے کی سماعت کرنے والی عدالت نے کپڑے کا کاروبار شروع کرنے کے لیے مدعا علیہ - زمیندار کی جانب سے مخلصانہ ضرورت کی بنیاد پر مقدمے کا فیصلہ سنایا۔ پہلی ایپیلٹ عدالت نے ٹرائل کورٹ کے فیصلے اور فرمان کو اس بنیاد پر الٹ دیا کہ مدعا علیہ - زمیندار نے اپنا موقف تبدیل کر کے بے دخلی کے لیے ایک بالکل نئی بنیاد پیش کی تھی، یعنی کہ عدالت عالیہ کے فیصلے کی بنیاد پر کپڑے کا کاروبار شروع کرنے کے لیے احاطے کی ضرورت تھی۔

لہذا، مدعا علیہ - مکان مالک نے عدالت عالیہ کے سامنے مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کی دفعہ 100 کے تحت دوسری ایپیل کو ترجیح دی۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ پہلی ایپیلٹ عدالت نے ٹرائل کورٹ میں دکھائے گئے تمام شواہد اور تمام دستاویزات کو پڑھنے میں ناکام رہی۔ عدالت عالیہ نے مزید کہا کہ جاری کردہ نوٹس اور وہ حالات جو مقدمے کے قیام سے ٹھیک پہلے موجود تھے، مکان مالک کی حقیقی ضرورت کے حوالے سے کسی نتیجے پر پہنچنے کے لیے متعلقہ تھے۔ اس استدلال پر عدالت عالیہ نے دوسری ایپیل کی اجازت دی اور بے دخلی کے مقدمے کا حکم دیا۔ اس لیے یہ ایپیل۔

اپیل کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

منعقدہ 1: کپڑا کاروبار شروع کرنے کے لیے مکان مالک کی حقیقی ضرورت کے معاملے پر ٹرائل کورٹ کے فیصلے کو الٹ دینے سے پہلے پہلی اپیل عدالت پورے شواہد کو پڑھنے اور ٹرائل کورٹ کے سامنے رکھے گئے تمام دستاویزات پر غور کرنے میں ناکام رہی۔ لہذا، عدالت عالیہ کو پہلی اپیل عدالت کے فیصلے میں مداخلت کرنے کا جواز پیش کیا گیا۔ پہلی اپیل عدالت نے پہلے نوٹس کے مندرجات پر غور کیا ہے جہاں مکان مالک نے کہا ہے کہ اسے اپنے شوہر کے دفتر کے لیے احاطے کی ضرورت ہے اور مقدمہ دائر کرنے سے ٹھیک پہلے جاری کردہ نوٹس کو نظر انداز کر دیا ہے۔ پہلی اپیل عدالت اس حقیقت کو بھی مناسب اہمیت دینے میں ناکام رہی ہے کہ مکان مالک نے پہلے دو مواقع پر جاری کردہ نوٹس کے مطابق بے دخلی کا مقدمہ دائر کرنے کے لیے کوئی قدم نہیں اٹھایا ہے اور مقدمے سے پہلے کے نوٹس میں بیان کردہ بنیاد متعلقہ ہے۔ مسئلہ کا فیصلہ کرنے کے مقصد کے لیے۔ [88-بی-ای]

سرو تے ٹی۔ بی۔ بنام نیچی چند، (1996) ایم پی ایل جے 26 (ایس سی) اور مٹولال بنام رادھے لال، [1974] 2 ایس سی سی 365، لاگو نہیں ہوئے۔

2- پہلی اپیل عدالت ٹرائل کورٹ کے فیصلے کو الٹتے ہوئے حقیقی ضرورت کے معاملے پر نتیجہ اخذ کرنے کے لیے ضروری دستاویزات کو مد نظر رکھنے میں ناکام رہی ہے۔ لہذا، عدالت عالیہ کو مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کی دفعہ 100 کے تحت دوسری اپیل میں پہلی اپیل عدالت کے فیصلے میں مداخلت کرنے کا جواز پیش کیا گیا۔

[89-ایچ؛ 90-اے-بی؛ 88-ای]

جے۔ بی۔ شرما بنام ریاست ایم۔ پی، [1988] ضمیمہ ایس سی سی 451، دلبا گراج پنجا بی بنام شرد چندر، [1988] ضمیمہ ایس سی سی 710، سندرنا کاواڈیار (مردہ) بذریعہ قانونی نمائندوں بنام رامسوامی آمیر (مردہ)، بذریعہ قانونی نمائندوں [1993] ضمیمہ 4 ایس سی سی 534 اور کوچو کا کاڈا ابوبکر (مردہ) قانونی نمائندوں بمقابلہ عطا قاسم، [1996] 7 ایس سی سی 389، پر انحصار کیا۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : دیوانی اپیل نمبر 10798 آف 1990۔

1988 کے ایس۔ اے۔ نمبر 89 میں مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے 15.1.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے ڈی۔ ڈی۔ ٹھا کر اور ویک مہیر۔

جواب دہندگان کے لیے ڈاکٹر شکر گھوش، ایس۔ ایس۔ کھنڈوجا، بی۔ کے۔ ستیجا اور وائی۔ پی۔ ڈھنگرا۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا:

کے وینکٹا سوامی، جسٹس۔ خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل متوفی کرایہ دار کے قانونی نمائندوں کے ذریعے کی جاتی ہے جس کے خلاف عدالت عالیہ کے ذریعے مقدمہ کے احاطے سے بے دخلی کا حکم منظور کیا گیا تھا۔

مدعا علیہ۔ زمیندار ایک رجسٹرڈ سیل ڈیڈ کے تحت سوٹ کے احاطے کا مالک بن گیا جس کی تاریخ 31.3.1975 تھی۔ 12.7.1976 پر، مدعا علیہ نے کرایہ دار کو ایک نوٹس جاری کیا جس میں کرایہ داری کو ختم کرتے ہوئے کہا گیا کہ سوٹ کا احاطہ، ایک غیر رہائشی، اسے اپنے شوہر، ایک پریکٹس کرنے والے وکیل کے دفتر کے طور پر استعمال کرنے کے لیے ضروری تھا۔ یہ بھی کہا گیا کہ کرایہ دار نے کرایہ کی ادائیگی میں غلطی کی ہے اور مکان مالک کی تحریری رضامندی کے بغیر احاطے کو ذیلی کرایہ پر دیا ہے۔ تاہم، 12.7.1976 کے نوٹس کے مطابق کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ مدعا علیہ نے 9.7.1977 پر وکیل کے بذریعے دوسرا نوٹس جاری کیا جس میں کہا گیا تھا کہ سوٹ کا احاطہ اس کے کپڑے کے کاروبار کے لیے ضروری تھا جسے وہ شروع کرنا چاہتی تھی۔ یہاں تک کہ دوسرے نوٹس کی بنیاد پر بھی مدعا علیہ زمیندار کی طرف سے کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ تیسرا نوٹس بھی مدعا علیہ۔ زمیندار کی طرف سے 12.10.1979 پر جاری کیا گیا تھا جس میں

دوسرے نوٹس میں موجود وہی الزامات دہرائے گئے تھے جس کی تاریخ 9.7.1977 تھی۔ اس بار، مکان مالک نے 12.10.1979 پر جاری کردہ نوٹس کی بنیاد پر بے دخلی کا مقدمہ دائر کیا۔ جیسا کہ شکایت میں بے دخلی کی بنیاد دی گئی تھی کہ مکان مالک کو کپڑے کا کاروبار شروع کرنے کے لیے احاطے کی ضرورت تھی؛ کہ کرایہ دار نے 1.4.1979 سے 30.11.1979 تک کی مدت کے لیے کرایہ کی ادائیگی میں غلطی کی ہے اور کرایہ دار نے غیر مجاز طور پر احاطے کو ذیلی کرایہ پر دیا ہے۔

کرایہ دار نے اپنے نئے کاروبار کے لیے مکان مالک کی ضرورت سے انکار کرتے ہوئے بے دخلی کے مقدمے کی مزاحمت کی۔ کرایہ دار نے اس بات کی بھی تردید کی کہ کرایہ کی ادائیگی میں ڈیفالٹ ہوا ہے۔ ذیلی کرایہ داری کے الزام کی بھی تردید کی گئی۔

ٹرائل عدالت نے استدعا کی بنیاد پر پانچ مسائل وضع کیے۔ مدعی (یہاں مدعا علیہ) نے اپنی استدعا کی حمایت میں خود سے اور تین دیگر گواہوں سے پوچھ گچھ کی۔ اسی طرح متوفی مدعا علیہ کرایہ دار نے خود سے جانچ پڑتال کرنے کے علاوہ اپنی استدعا کی حمایت میں چھ دیگر گواہوں سے بھی پوچھ گچھ کی۔

ٹرائل عدالت نے اپنے تفصیلی فیصلے میں پایا کہ کپڑے کا کاروبار شروع کرنے کے لیے مکان مالک کی ضرورت حقیقی تھی اور مذکورہ ضرورت کے لیے اس کے پاس اپنی کوئی دوسری خالی دکان نہیں تھی؛ کہ مکان مالک ذیلی کرایہ داری کا معاملہ اور کرایہ کی ادائیگی میں ڈیفالٹ کا معاملہ بھی قائم کرنے میں ناکام رہی۔ دوسرے لفظوں میں، بے دخلی کے مقدمے کی حمایت میں پیش کی گئی تین بنیادوں میں سے، ٹرائل عدالت نے صرف مکان مالک کی طرف سے کپڑے کا کاروبار شروع کرنے کے لیے مخلصانہ ضرورت کی بنیاد پر مقدمے کا فیصلہ دیا، اس لیے ہمیں بے دخلی کی دیگر بنیادوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

ٹرائل عدالت کے فیصلے سے ناراض ہو کر متوفی کرایہ دار نے اپیلٹ عدالت میں اپیل کو ترجیح دی۔ نئی اپیلٹ عدالت، استدعاوں اور شواہد کو دوبارہ سرائے کے بعد، کپڑے کا کاروبار شروع کرنے کے لیے مکان مالک کی حقیقی ضرورت پر ایک مختلف نتیجے پر پہنچی۔ نئی اپیلٹ عدالت کے مطابق، مکان مالک کپڑے کا کاروبار شروع کرنے کے لیے دعویٰ کے احاطے کی ضرورت کے بارے میں اپنا مقدمہ قائم کرنے

میں ناکام رہی۔ نچلی اپیل عدالت نے ٹرائل کورٹ کے فیصلے اور فرمان کو بنیادی طور پر اس بنیاد پر الٹ دیا کہ مکان مالک نے 12.7.1976 پر پہلا نوٹس جاری کیا جس میں بے دخلی کے لیے بالکل مختلف بنیاد دی گئی تھی، یعنی کہ اسے اپنے شوہر کے بطور وکیل کے دفتر کے استعمال کے لیے احاطے کی ضرورت تھی۔ اس کے بعد، پہلی اپیل عدالت کے مطابق، عدالت عالیہ کے ان فیصلوں کی روشنی میں کہ اس طرح کا دعویٰ مدھیہ پردیش رہائش کنٹرول ایکٹ، 1961 (جسے اس کے بعد 'ایکٹ' کہا جاتا ہے) کی دفعہ 12 (ایل) (ایف) کے تحت بے دخلی کی بنیاد نہیں ہو سکتا، مکان مالک نے اپنا موقف تبدیل کیا ہے اور بے دخلی کے لیے ایک بالکل نئی بنیاد پیش کی ہے، یعنی کہ کپڑے کا کاروبار شروع کرنے کے لیے احاطے کی ضرورت تھی۔ نچلی اپیل عدالت کے مطابق، مکان مالک کے موقف میں تبدیلی نے کرایہ دار کو کسی اور مقصد سے بے دخل کرنے کے اس کے ارادے کو بے نقاب کر دیا۔ نچلی اپیل عدالت نے کرایہ دار کی طرف سے پیش کردہ اپیل کو اس بنیاد پر منظور کرتے ہوئے بے دخلی کے مقدمے کو مسترد کر دیا کہ مکان مالک اپنا مقدمہ قائم کرنے میں ناکام رہی، یعنی اسے کپڑے کا کاروبار شروع کرنے کے لیے مناسب احاطے کی ضرورت تھی۔

نچلی اپیل عدالت کے پلٹے ہوئے فیصلے اور فرمان سے ناراض ہو کر مدعا علیہ۔ مکان مالک نے مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے سامنے دفعہ 100، سی پی سی کے تحت دوسری اپیل کو ترجیح دی۔ عدالت عالیہ نے نیچے دی گئی عدالت عالیان کے فیصلوں پر غور کرنے کے بعد پایا کہ نچلی اپیل عدالت، اگرچہ شواہد کی دوبارہ تعریف کرنے اور کسی مختلف نتیجے پر پہنچنے کی حقدار ہے، لیکن کپڑا کاروبار شروع کرنے کے لیے مکان مالک کی مخلصانہ ضرورت کے معاملے پر ٹرائل کورٹ کے فیصلے کو الٹنے سے پہلے ٹرائل کورٹ میں دکھائے گئے تمام شواہد اور تمام دستاویزات کو پڑھنے میں ناکام رہی۔ عدالت عالیہ کے مطابق، نچلی اپیل عدالت کپڑے کا کاروبار شروع کرنے کے لیے حقیقی ضرورت کے حوالے سے مستقل موقف اختیار کرتے ہوئے 9.7.1977 اور 12.10.1979 پر جاری کردہ نوٹسوں کی تعریف کرنے میں ناکام رہی۔ عدالت عالیہ نے اس سلسلے میں متعدد فیصلوں کا نوٹس لیا ہے کہ جاری کردہ نوٹس اور مقدمہ دائر کرنے سے ٹھیک پہلے موجود حالات مکان مالک کی حقیقی ضرورت کے حوالے سے کسی نتیجے پر پہنچنے کے لیے متعلقہ ہیں۔ عدالت عالیہ کے مطابق، پہلے نوٹس کو غیر ضروری اہمیت دینے اور اس کے بعد کے نوٹسوں کو نظر انداز کرنے سے، نچلی اپیل عدالت کے ذریعے اخذ کردہ نتیجے کو خراب کیا جاتا ہے۔ اس بنیاد پر اور زمیندار کی حقیقی ضرورت کے معاملے پر ٹرائل عدالت کی طرف سے شواہد کی تعریف کو بھی قبول کرتے ہوئے، عدالت عالیہ نے دوسری اپیل کی اجازت دی اور مقدمے کو بے دخلی کا حکم دیا۔



ان حالات میں، خصوصی اجازت کے ذریعے موجودہ اپیل کو کرایہ دار کے قانونی نمائندوں نے ترجیح دی ہے جس کی موت کارروائی کے التوا میں ہوئی تھی۔

اپیل گزاروں کے سینئر وکیل، مسٹر ڈی ڈی ٹھا کر نے سختی سے دلیل دیتے ہوئے قابل کہ عدالت عالیہ نے ثبوت میں جا کر اور حقائق کے سوال پر نچلی اپیل عدالت کے نتیجے کو الٹ کر سی پی سی کی دفعہ 100 کے تحت اپنے دائرہ اختیار سے تجاوز کیا۔ اس بنیاد پر، قابل سینئر وکیل کے مطابق، عدالت عالیہ کے فیصلے کو کالعدم قرار دیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی پیش کیا کہ فرسٹ اپیلیٹ عدالت بے دخلی کی بنیاد پر تبصرہ کرنے میں جائز تھی جیسا کہ پہلے نوٹس میں دیا گیا تھا اور اس کے بعد مکان مالک کے موقف میں تبدیلی کی گئی تھی۔ دوسرے لفظوں میں، قابل وکیل نے نچلی اپیل عدالت کے ذریعے ٹرائل کورٹ کے نتائج کو الٹتے ہوئے اخذ کردہ نتائج کا جواز پیش کیا۔ مسٹر ٹھا کر نے اپنی دلیل کی حمایت سروتی ٹی بی بنام نیچر (1966) ایم پی ایل آئی 26 ایس سی اور مٹوالا بمقابلہ رادھ لال، [1974] 2 ایس سی 365 اس عدالت دو فیصلوں پر انحصار کیا۔

مدعا علیہ۔ مکان مالک کی طرف سے پیش ہوئے سینئر وکیل ڈاکٹر شکر گھوش نے اس کے برعکس دلیل دیتے ہوئے قابل کہ عدالت عالیہ نچلی اپیل عدالت کے فیصلے کو الٹنا مکمل طور پر خارج ہے کیونکہ نچلی اپیل عدالت مقدمے کی سماعت کرنے والی عدالت کے نتیجے کے برعکس کسی نتیجے پر پہنچنے سے پہلے پورے شواہد اور تمام دستاویزات کو پڑھنے میں ناکام رہی۔ سینئر وکیل نے مزید کہا کہ اس عدالت نے مستقل طور پر یہ نظریہ اختیار کیا ہے کہ اگر پہلی اپیل عدالت ٹرائل کورٹ کے فیصلے کو الٹتے ہوئے ٹرائل کورٹ کے سامنے پیش کردہ تمام دستاویزات کا نوٹس لینے میں ناکام رہی اور پورے شواہد کو پڑھنے میں ناکام رہی تو عدالت عالیہ دفعہ 100 سی پی سی کے تحت دائرہ اختیار کا استعمال کرتے ہوئے اس طرح کے نتائج میں مداخلت کر سکتی ہے۔ انہوں نے اس حقیقت پر بھی زور دیا کہ نچلی اپیل عدالت کو مکان مالک کی طرف سے جاری کیے گئے پہلے نوٹس کے قابل رجاعت پر غور نہیں کرنا چاہیے تھا جب کہ اس مقصد کے لیے متعلقہ نوٹس مقدمہ دائر کرنے سے ٹھیک پہلے جاری کیا گیا آخری نوٹس تھا۔ مکان مالک نے پہلے اور دوسرے نوٹس کے مطابق کوئی قدم نہ اٹھایا ہو تو ان نوٹسوں کے مندرجات کو نظر انداز کیا جانا چاہیے تھا۔ قابل سینئر وکیل نے پیش کیا کہ عدالت عالیہ کا یہ مشاہدہ درست تھا کہ مقدمہ دائر کرنے سے پہلے موجود حالات متعلقہ ہیں نہ کہ وہ حالات جو مقدمہ دائر کرنے سے بہت پہلے موجود تھے۔

ہم نے حریفوں کی عرضیوں پر غور کیا ہے اور تینوں عدالت عالیان کے فیصلوں کو احتیاط بذریعے دیکھا ہے۔ یہ سچ ہے کہ نیمی چند کے معاملے (اوپر دیے گئے) میں اس عدالت نے مدھیہ پردیش رہائش کنٹرول ایکٹ 23 آف 1955 کے تحت ایک مقدمے کا فیصلہ کرتے ہوئے غیر واضح الفاظ میں کہا ہے کہ شواہد کی تعریف کی بنیاد پر ضلعی عدالت کا نتیجہ عدالت عالیہ پر پابند تھا اور عدالت عالیہ کو اس نتیجے کو الٹنے کا کوئی اختیار نہیں تھا۔ اس عدالت نے مزید مشاہدہ کیا:

”عدالت عالیہ کی طرف سے کی گئی تنقید کہ ضلعی عدالت کے فیصلے کو” بیان محاورہ کے معنی کی انتہائی نامکمل تفہیم کی وجہ سے” حقیقی طور پر ضرورت ہے! ایکٹ کے دفعہ 4 کی شقوں (جی) اور (ایچ) میں واقع ہونا، اور یہ کہ ضلعی عدالت ”ایک ایسے نتیجے پر پہنچی ہے جو حقیقی طور پر مطلوب ہے“ کے جملے کے قانونی معنی سے مکمل طور پر غیر متعلقہ ہے اور تقریباً بد نیتی پر مبنی ہے، قابل قدر نہیں لگتا ہے۔ ہمارے فیصلے میں، ضلعی عدالت نے دامودر کے معاملے میں فل بیچ کے فیصلے کی روشنی میں شواہد کی جانچ میں کوئی غلطی نہیں کی۔“

اسی طرح مٹوالال کے معاملے (اوپر) میں، اس عدالت نے نینی چند کیس کا حوالہ دینے کے بعد مندرجہ ذیل فیصلہ دیا:-

”اب یہ واضح ہے کہ یہ مسائل کہ آیا مدعا علیہ کو لوہے اور اسٹیل کے مواد میں ڈیلر کے طور پر نیا کاروبار شروع کرنے کے مقصد سے لوہیا بازار کی دکان کی ضرورت تھی اور اگر ایسا ہے تو، کیا اس کی ضرورت حقیقی تھی، یہ دونوں حقیقت کے سوالات تھے۔ ان کے عزم میں شواہد میں قائم حقائق پر قانونی اصولوں کا اطلاق شامل نہیں تھا۔ ان مسائل پر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کے نتائج بلاشبہ دیگر بنیادی حقائق کے نتائج تھے، لیکن اس نے ان نتائج کے کردار کو تبدیل نہیں کیا اور وہ حقیقت کے نتائج ہی رہے۔ لہذا، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کا یہ نتیجہ کہ مدعا علیہ نے لوہیا بازار کی دکان کو لوہے اور اسٹیل کے مواد میں ڈیلر کے طور پر کاروبار شروع کرنے کے مقصد کے لیے مخلصانہ طور پر طلب نہیں کیا تھا، حقیقت کے نتیجے کی نمائندگی کرتا ہے اور دوسری اپیل میں عدالت عالیہ کی طرف سے اس میں مداخلت نہیں کی جاسکتی جب تک کہ



یہ ظاہر نہ کیا جائے کہ اس تک پہنچنے میں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کی طرف سے قانون کی غلطی کی گئی تھی یا یہ کسی ثبوت پر مبنی نہیں تھا یا ایسا تھا کہ کوئی معقول شخص نہیں پہنچ سکتا تھا۔ بالکل یہی وہ بنیاد تھی جس پر اس عدالت چارجوں کی بیخ نے شیوے نے ٹی بی بنام۔ نیچی چند نے مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے اس فیصلے کو خارج کر دیا جس میں مداخلت کی گئی تھی جس میں ضلعی عدالت نے کرایہ دار کے خلاف زمیندار کی طرف سے دائر بے دخلی کے مقدمے کو مسترد کرتے ہوئے حکم نامہ منظور کیا تھا۔ پہلی اپیل عدالت کے طور پر بیٹھ کر ضلعی عدالت نے شواہد کی تعریف پر یہ نظریہ اختیار کیا تھا کہ مکان مالک کی طرف سے اس کی رہائش گاہ کے لیے احاطے کی ضرورت حقیقی نہیں تھی، لیکن دوسری اپیل میں مدھیہ پردیش عدالت عالیہ نے اس نتیجے کو الٹ دیا اور کرایہ دار کے خلاف بے دخلی کا حکم نامہ منظور کیا۔ اس عدالت نے مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے فیصلے کو اس بنیاد پر خارج کر دیا کہ ضلعی عدالت کی طرف سے اس ثبوت کی تعریف پر جو نتیجہ اخذ کیا گیا کہ مکان مالک کو حقیقی طور پر اپنی رہائش گاہ کے لیے احاطے کی ضرورت نہیں تھی وہ حقیقت کا نتیجہ تھا اور مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کو اس نتیجے میں خلل ڈالنے کے لیے دوسری اپیل میں کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا۔

اس معاملے میں بد قسمتی سے نچلی اپیل عدالت کیڑے کا کاروبار شروع کرنے کے لیے مکان مالک کی حقیقی ضرورت کے معاملے پر ڈرائل کورٹ کے فیصلے کو پلٹنے سے پہلے پورے ثبوت کو پڑھنے اور ڈرائل کورٹ کے سامنے رکھے گئے تمام دستاویزات کو مد نظر رکھنے میں ناکام رہی۔ لہذا، مدعا علیہ کے سینئر وکیل ڈاکٹر گھوش نے صحیح طور پر قابل کہ عدالت عالیہ نے پہلی اپیل عدالت کے فیصلے میں مداخلت کرنا جائز تھا۔ نچلی اپیل عدالت کے فیصلے کو پڑھنے سے اس میں کوئی شک نہیں رہتا کہ اس نے پہلے نوٹس کے مندرجات پر غور کیا ہے جس کے تحت مکان مالک نے کہا ہے کہ اسے اپنے شوہر کے دفتر کے لیے احاطے کی ضرورت ہے اور اس نے مقدمہ دائر کرنے سے ٹھیک پہلے جاری کردہ نوٹس کو نظر انداز کر دیا۔ نچلی اپیل عدالت بھی اس حقیقت کو مناسب اہمیت دینے میں ناکام رہی ہے کہ مکان مالک نے پہلے دو مواقع پر جاری کردہ نوٹس کے مطابق بے دخلی کا مقدمہ دائر کرنے کے لیے کوئی قدم نہیں اٹھایا تھا اور مقدمے سے پہلے کے نوٹس میں بیان کردہ بنیاد متعلقہ ہے۔ مسئلہ کا فیصلہ کرنے کے مقصد کے لیے۔

دفعہ 100، سی پی سی کے دائرہ کار پر مدعا علیہ کے لیے سینئر وکیل کے ذریعے دیے قابل فیصلے اس کیس کے حالات میں مناسب ہیں۔ جے بی شانابا بمقابلہ ریاست مدھیہ پردیش اور دیگر میں، [1988] ضمنی ایس سی سی 451، اس عدالت نے دفعہ 100، سی پی سی کے دائرہ کار پر غور کرتے ہوئے اس طرح مشاہدہ کیا:

”اس طرح یہ دیکھا جائے گا کہ پہلی اپیلٹ عدالت نے نتیجہ ریکارڈ کرتے ہوئے اس مفروضے پر عمل کیا جس کی کسی ثبوت سے تائید نہیں ہوئی اور مزید اس پورے دستاویز پر غور کرنے میں ناکام رہی جس کی بنیاد پر نتیجہ ریکارڈ کیا گیا تھا۔ لہذا عدالت عالیہ کو مجموع ضابطہ دیوانی کی دفعہ 100 کے تحت اس نتیجے کو کالعدم قرار دینے کا جواز پیش کیا گیا۔“

دلہاگرانی پنجابی بمقابلہ شرد چندر، [1988] ضمیمہ ایس سی سی 710 میں دوبارہ اس عدالت نے دفعہ 100، سی پی سی کے دائرہ کار پر غور کرتے ہوئے مندرجہ ذیل فیصلہ دیا:-

”یہ سچ ہے کہ مجموع ضابطہ دیوانی کی دفعہ 100 کے تحت اپیل کی سماعت کرتے ہوئے عدالت عالیہ کو شواہد کا دوبارہ جائزہ لینے اور پہلی اپیلٹ عدالت کے ذریعے اخذ کردہ نتیجے کو الٹنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے، لیکن ساتھ ہی ساتھ اس کے نتیجے میں مداخلت کرنے کے اختیار سے انکار نہیں کیا جاسکتا اگرچہ اپیلٹ عدالت حقیقت کے کسی مسئلے کا فیصلہ کرتی ہے تو قانون کا ایک ٹھوس سوال پیدا ہوتا ہے۔ عدالت کا فرض ہے کہ وہ ریکارڈ پر موجود تمام متعلقہ شواہد کی جانچ کرے اور اگر وہ متنازعہ مسئلے سے براہ راست تعلق رکھنے والے اہم شواہد پر غور کرنے سے انکار کرتی ہے اور جو غلطی پیدا ہوتی ہے وہ اس قدر بڑی ہے کہ اس سے قانون کے ٹھوس سوال کو جنم ملتا ہے، تو عدالت عالیہ اس نتیجے کو مسترد کرنے کے لیے مکمل طور پر مجاز ہے۔“

اسی اثر کے لیے، اس عدالت کا ایک اور فیصلہ سندرانا کاواڈیار (مردہ) بذریعہ قانونی نمائندے اور دیگر بمقابلہ راماسوامی آمیر (مردہ) بذریعہ قانونی نمائندے، [1995] ضمیمہ 4 ایس سی سی 534 کے ذریعے، اس عدالت نے مندرجہ ذیل مشاہدہ کیا:-

”عدالت عالیہ کے متنازعہ فیصلے کے جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ پہلی دو عدالت عالیہ کے ذریعے درج کردہ قبضے کے سوال پر نتائج کو خراب کرنے کی اچھی وجوہات تھیں۔ عدالت عالیہ کی طرف سے دی گئی وجوہات کے علاوہ، ہمیں ایسا لگتا ہے کہ کچھ دستاویزات کو نظر انداز کرنا جو قبضے کے سوال کا فیصلہ کرنے کے لیے اہم تھے، ٹرائل عدالت کے ساتھ ساتھ پہلی ایپیلٹ عدالت کے ذریعے درج کردہ قبضے کے سوال پر نتائج کو بھی خراب کر دیا۔“

حال ہی میں کوچو کا کاڈا ابو بکر (مردہ) بذریعہ قانونی نمائندے بمقابلہ عطاق اسم اور دیگران، [1996] 7 ایس سی سی 389 کے میں بھی، اس عدالت نے دفعہ 100، سی پی سی کے دائرہ کار پر ایک بار پھر مشاہدہ کیا، جو مندرجہ ذیل ہے:-

”ایپیلٹ عدالت نے ان دستاویزات کو مناسب تناظر میں اور فریقین کے حقوق پر ان دستاویزات کے اثرات پر غور نہیں کیا تھا۔ اس کے مطابق، قابل حج نے پچکچاتے ہوئے شواہد پر دوبارہ غور کیا تھا اور، ہمارے خیال میں، بالکل درست ہے کیونکہ یہ محض شواہد کی تعریف نہیں ہے بلکہ تسلیم شدہ دستاویزات سے نتائج اخذ کرنا ہے۔ چونکہ ایپیلٹ عدالت کی طرف سے دستاویزات اور نتائج کی مناسب تعمیر قانونی طور پر نہیں کی گئی ہے، لہذا ہائی کورٹ نے تفصیل سے جا کر نتیجہ ریکارڈ کیا ہے۔“

اس عدالت فیصلوں اور عدالت عالیہ کی طرف سے دی گئی وجوہات کی روشنی میں، یعنی کہ پخسلی ایپیلٹ عدالت ناکام ہو گئی ہے۔

مخلصانہ تقاضے کے معاملے پر نتیجہ اخذ کرنے کے لیے ضروری دستاویز کو مد نظر رکھتے ہوئے، ہمارا خیال ہے کہ ہم پخسلی ایپیلٹ عدالت کے الٹ فیصلے میں مداخلت کرنے میں عدالت عالیہ میں غلطی نہیں پاسکتے۔ اس کے مطابق، اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔ تاہم اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

وی ایس ایس۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

